گدھے اور خچر کا جوٹھا پانی مشکوک کیوں؟

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3091

تاریخ اجراء: 18 ربیع الاول 1446ھ/23 ستمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

گدھے اور خچر کا جوٹھا پانی مشکوک کیوں ہوتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اولا یہ ذہن نشین رہے کہ خچر کے حصول کے دو طریقے ہوتے ہیں: ایک یہ کہ گدھے کی گھوڑی سے جفتی کرائی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں خچر پیدا ہوتا ہے، ایسے خچر کا جوٹھا مشکوک نہیں ہے، بلکہ گھوڑی کی طرح پاک ہے کہ جانوروں میں ماں کے اعتبار سے احکام لگتے ہیں۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ گھوڑے کی گدھی سے جفتی کرائی جاتی ہے، جس کے نتیجے میں خچر پیدا ہوتا ہے، ایسے خچر کا جوٹھا گدھی کے جوٹھے کی طرح مشکوک ہے۔

اب گدھے کے جوٹھے کے مشکوک ہونے کی وجہ ملاحظہ فرمائیے:

گدھے کے جوٹھے پانی کے مشکوک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے پاک اور ناپاک ہونے کے دلائل آپس میں ٹکراتے ہیں کہ بعض روایات میں اس کے جوٹھے کو پاک جبکہ بعض روایات میں اسے ناپاک قرار دیا گیا ہے، اور دونوں میں سے کسی ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دینا ممکن بھی نہیں۔ نیز جس طرح بلی کے گھروں میں آنے جانے کی وجہ سے اس کے جوٹھے پانی کو حرج کے سبب ناپاک قرار نہیں دیا گیا، تو گدھے کے جوٹھے پانی کے معاملے میں بھی یہی ضرورت موجود ہے کہ وہ بھی گھروں میں گھومتا ہے اور برتنوں میں منہ ڈالتا ہے، لہذا اس ضرورت کے پیشِ نظر اس کے جوٹھے پانی کی طہارت ثابت ہوتی ہے۔ لیکن گدھے کے معاملے میں بلی کی نسبت ضرورت کم ہے، کیونکہ گدھے کا گھر کی مختلف جگہوں بالخصوص گھر کی تنگ جگہوں میں داخل ہونا ممکن نہیں ہے، لہذا بلی کی طرح اس کی ضرورت کے متحقق نہ ہونے کی وجہ سے اس کے جوٹھے پانی کا نجس ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور جب دلائل میں تعارض واقع ہو تو حکم میں

توقف کرنا واجب ہے، اسی وجہ سے گدھے کے جوٹھے پانی کو مشکوک قرار دیا گیا ہے۔ اور اچھے پانی کی عدم موجودگی میں مشکوک پانی کے ساتھ احتیاطاً تیمم کرنا بھی لازم قرار دیا کہ اگر تو اس پانی سے وضو جائز ہو، تو تیمم کرنے میں کوئی نقصان نہیں اور اگر اس سے وضو جائز نہ ہو تو تیمم کے ساتھ نماز درست ہو جائے گی۔

گدھے اور خچر کے جوٹھے پانی کو مشکوک کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ بدائع الصنائع میں تحریر فرماتے ہیں: " واما السؤر المشکوک فیہ فھو سؤر الحمار والبغل، فی جواب ظاھر الروایۃ۔۔۔ وجه ظاهر الرواية أن الآثار تعارضت في طهارة سؤره ونجاسته عن ابن عباس رضی اللہ عنھما انہ کان یقول: الحمار یعتلف القت والتبن فسؤرہ طاھر وعن ابن عمر رضی اللہ عنھما انہ کان یقول: انہ رجس وکذا تعارضت الاخبار فی اکل لحمہ ولبنہ، روی فی بعضھا النھی، وفی بعضھا الاطلاق، وکذا اعتبار عرقہ یوجب طھارۃ سؤرہ، واعتبار لحمہ ولبنہ یوجب نجاستہ، وکذا تحقق اصل الضرورۃ لدورانہ فی صحن الدار وشربہ فی الاناء یوجب طھارتہ وتقاعدھا عن ضرورۃ الھرۃ باعتبار انہ لا یعلو الغرف ولا یدخل المضایق یوجب نجاستہ والتوقف فی الحکم عند تعارض الادلۃ واجب، فلذلک کان مشکوکا فیہ فاوجبنا الجمع بین التیمم وبین التوضؤ بہ احتیاطا لان التوضؤ بہ لو جاز لا یضرہ التیمم، ولو لم یجز التوضؤ بہ جازت صلاتہ بالتیمم، فلا یحصل الجواز بیقین الا بالجمع بینھما وایھما قدم جاز عند اصحابنا الثلاثۃ " ترجمہ: ظاہر الروایہ کے جواب کے مطابق مشکوک جوٹھے پانی میں گدھے اور خچر کا جوٹھا پانی شامل ہے۔۔۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انکے جوٹھے کے پاک یا ناپاک ہونے کے متعلق روایات میں تعارض ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ گدھا ایک جنگلی دانہ (جو کوٹ کر پکانے کے کام آتا ہے) اور بھوسہ کھاتا ہے پس اس کا جوٹھا پاک ہے، جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ گدھے کا جوٹھا ناپاک ہے، اسی طرح اس کا گوشت کھانے اور دودھ سے متعلق روایات میں بھی تعارض پایا جاتا ہے، بعض روایات میں دودھ و گوشت کی ممانعت وارد اور بعض روایات میں اسے روا رکھا گیا ہے، اسی طرح اگر اس کے پسینے کا اعتبار کیا جائے تو اس کے جوٹھے کی طہارت اور اگر اس کے گوشت اور دودھ کا اعتبار کیا جائے تو اس کے جوٹھے کی نجاست واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح گدھے کے معاملے میں ضرورت بھی ہے کہ یہ گھر کے صحن میں گھومتا اور برتنوں میں منہ ڈالتا ہے، جس سے اس کی طہارت ثابت ہوتی ہے لیکن اس کی ضرورت بلی سے کم ہے کیونکہ وہ بالائی کمروں میں نہیں چڑھ سکتا اور نہ تنگ جگہوں میں داخل ہو سکتا ہے، جس سے اس کی نجاست ثابت ہوتی ہے اور جب

دلائل میں تعارض واقع ہو تو حکم میں توقف کرنا واجب ہے اسی وجہ سے گدھے اور خچر کے جوٹھے پانی کو مشکوک قرار دیا گیا ہے، پس ہم نے احتیاط کے پیش نظر مشکوک پانی کے ساتھ تیمم کو جمع کرتے ہوئے دونوں کو واجب کر دیا اس لیے کہ اگر تو اس پانی سے وضو جائز ہو، تو اسے تیمم نقصان نہ پہنچائے گا اور اگر اس سے وضو جائز نہ ہوا تو تیمم کے ساتھ نماز درست ہو جائے گی۔ پس یقین کے ساتھ جواز کا حصول اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وضو و تیمم دونوں کو جمع نہ کر لیا جائے اور ان دونوں میں سے جس کو چاہے پہلے کر لے، ہمارے تینوں ائمہ کے نزدیک یہ جائز ہے۔(بدائع الصنائع، کتاب الطھارۃ، ج 1، ص 65، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

محیط برہانی میں ہے "وأما المشكل فهو سؤر الحمار واختلف المشايخ المتأخرون في أن الإشكال في طهارته أو في طهوريته، وعامتهم على أن الإشكال في طهوريته، وإنما وقع الإشكال في طهارته. إما لأن الصحابة اختلفوا في نجاستهِ وطهارته، روي عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه أنه نجس، وعن عبد الله بن العباس رضي الله عنهما أنه طاهر، وليس أحد القولين بأولى من الآخر فبقي مشكلاً، أو لأن الحمار يربط في الدور والأخبية فيشرب من الأواني كالهرة، إلا أن الضرورة في الحمار ليست نظير الضرورة في الهرة لأن الهرة تدخل مضايق البيوت والحمار لا يدخل مضايق البيوت. ولو لم تكن الضرورة ثابتة أصلاً كما في سؤر الكلب وسؤر سباع البهائم وجب الحكم بنجاسة سؤره بلا إشكال. ولو كانت الضرورة في الحمار نظير الضرورة في الهرة لوجب الحكم بإسقاط نجاسته وبقائه على الطهارة بلا إشكال. فإذا ثبتت الضرورة من وجه دون وجه عملنا بهما، ولوجود أصلها لم يحكم بنجاستهِ، ولانعدام ما يمنعها لم يحكم بالطهارة فبقي مشكوكاً فيه. والأصح ما نقل عن عامة المشايخ أن الإشكال في طهوريته لا في طهارته۔۔۔ أخرجناه من أن يكون طهوراً فلا يطهر ما كان نجساً، ولا ينجس ما كان طاهراً. والحكم في سؤر البغل مثل الحكم في سؤر الحمار لأن البغل متولد من الحمار ومخلوق من مائه "ترجمہ: بہر حال مشکل پس وہ گدھے کا جوٹھا ہے اور متاخرین مشائخ کے مابین اختلاف ہے کہ اس کے پاک ہونے میں اشکال ہے یا اسکے پاک کرنے میں اشکال ہے۔ زیادہ تر علماء کے نزدیک اس کے پاک کرنے میں اشکال ہے، حالانکہ اسکے پاک ہونے میں اشکال واقع ہوا ہے، یا تو اس لیے کہ صحابہ کرام سے اس کے پاک اور ناپاک ہونے سے متعلق اختلاف منقول ہے، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ ناپاک ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ وہ پاک ہے، ان دونوں اقوال میں سے ایک قول دوسرے سے اولی نہیں ہے، پس اشکال باقی رہا۔ یا اس لیے کہ گدھا گھروں اور خیموں

میں باندھا جاتا ہے، اور وہ گھر کے برتنوں سے پانی بھی پیتا ہے جیسا کہ بلی۔ مگر گدھے میں جو ضرورت ہے وہ بلی میں ضرورت کی طرح نہیں ہے اس لئے کہ بلی گھروں کی تنگ جگہوں میں بھی داخل ہو جاتی ہے جبکہ گدھا ایسی جگہوں میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ضرورت بالکل ثابت نہ ہوتی جیسا کہ کتے اور درندے کے جوٹھے میں، تو گدھے کے جوٹھے میں بغیر کسی اشکال کے نجاست کا حکم ثابت ہوتا اور اگر گدھے کے معاملے میں بلی کی مثل ضرورت موجود ہوتی تو حکمِ نجاست کا سقوط ثابت ہوتا اور وہ بغیر کسی اشکال کے اپنی طہارت پر باقی رہتا۔ پس جب ایک وجہ سے ضرورت ثابت ہو اور ایک وجہ سے نہ ہو تو ہم دونوں پر عمل کریں گے اور اسکی اصل کے پائے جانے کی وجہ سے اسکی نجاست کا حکم نہیں لگایا جائے گا اور اسکے مانع کے نہ پائے جانے کی وجہ سے اسکی طہارت کا حکم نہیں لگایا جائے گا پس یہ مشکوک رہے گا اور جو عام مشائخ سے نقل کیا گیا ہے وہی زیادہ صحیح ہے کہ اس کے پاک کرنے میں اشکال ہے نہ کہ پاک ہونے میں۔۔۔

ہم نے اسے پاک کرنے والا ہونے سے خارج کیا تو یہ ناپاک چیز کو پاک نہیں کرے گا، اور پاک چیز کو ناپاک نہیں کرے گا۔ اور خچر کے جوٹھے کا حکم گدھے کے جوٹھے کے حکم کی طرح ہے اس لیے کہ خچر گدھے کی اولاد ہے اور اسکے پانی سے پیدا ہوتا ہے۔ (المحیط البرھانی، کتاب الطھارۃ، ج1، ص129، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ایسے پانی سے وضو کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے "گدھے کا جُھوٹا پانی موجود ہے، اور نہیں، اُس سے وضو بھی کرے اور تیمم بھی۔ ان دونوں نمبروں میں اختیار ہے چاہے وضو پہلے کرے خواہ تیمم اور بہتر یہ ہے کہ وضو پہلے کرے اور ان دونوں میں وضو بلانیت جائز نہ ہوگا تیمم کی طرح اس وضو میں بھی نیت شرط ہے۔ تنبیہ: یہی حکم خچّر کے جھُوٹے کا ہے اگر گدھی پر گھوڑا پڑنے سے پیدا ہوا ہو، ہمارے ملک میں عام خچر وہ ہیں کہ گھوڑی پر گدھا ڈال کر لیے جاتے ہیں ان خچّروں کا جھُوٹا مشکوک نہیں طاہر ہے ان کا حکم گھوڑے کی مثل ہے کہ جانوروں میں اعتبار ماں کا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ج3، ص503، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم